سوال

(38) کفن پر تین بند باندھنے اور قبر میں دو بند کھولنے کی رسم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین مسائل ذیل میں کہ دہلی میں کفن پر تین بند باندھنے اور قبر میں دو بند کھولنے اور کمر کے بند نہ کھولنے کی رسم ہے اور مٹی دیتے وقت آیت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ پڑھتے ہیں اور کفن کو کھول کر قبلہ رخ میت کا منہ موڑدینے کا رواج ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ شرع شریف میں بند باندھنے کی صورت اور وقت اور موقع کیا لکھا ہے۔ اور کس چیز سے باندھنے کا حکم ہے۔ اور جب کہ بند باندھنا ضروری نہیں تو تمام ملک میں اس کا رواج لازمی طور سے کیوں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی آیت یا حدیث میں کفن پر بند باندھنے کا کچھ ذکر نہیں آیا ہے۔ نہ اس کی صورت کا کچھ ذکر آیا ہے۔ اور نہ اس کے وقت اور موقع کا کچھ تذکرہ آیا ہے۔ اور نہ اس کا بیان آیا ہے کہ کس چیز سے باندھنا اور اس کے بند باندھنا چاہیے۔ ہاں فقہاء رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اگر کفن کے منتشر ہونے اور میت کے کھل جانے کا خوف ہو تو کفن کو دھجی سے باندھ دیں۔ اور قبر میں رکھنے کے بعد کفن منتشر ہونے کا خوف نہیں رہتا اس وجہ سے قبر میں بند کھول دینے کو لکھا ہے، ہدایہ میں ہے ((وان خافوا ان ینتشر الکفن عنہ عقدوہ بخرقة صیانة انتہی ملخصاً)) اور آیہ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ کا مٹی دیتے وقت پڑھنا معلوم نہیں ہوتا۔ اور میت کو لحد میں قبلہ رخ متوجہ کردینا حدیث سے ثابت ہے۔ حافظ ابن حجر تخریج ہدایہ میں لکھتے ہیں۔ ((واما التوجه الی القبلة ففیہ حدیث ابی هریرة وقتادة ان البراء بن معرور لما تونی اوصی ان یوجہ الی القبلة فقال النبی ﷺ اصاب صحح الحاکم)) (حررہ عبدالرحیم عفی عنہ) (سید محمد نذیر حسین)

ہوالموفق :... کفن پر بند باندھنے اور اس کو قبر میں کھول دینے کے بارے میں کوئی حدیث مرفوع نظر سے نہیں گزری۔ ہاں سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک اثر اس بارے میں دیکھنے میں آیا ہے شرح معانی الاثار صفحہ ۲۹۲ جلد ۱ میں عثمان بن حجاش سے روایت ہے۔ کہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا انتقال کرگیا تو انہوں نے اس کو غسل دیا۔ اور کفنایا پھر اپنے غلام سے کہا کہ اسے دفن کےلیے لے جاؤ اور جب اس کو قبر میں رکھنا تو ((بسم اللہ علی سنتہ رسول اللہ)) کہنا پھر اس کے سر کی گرہ اور اس کے پیر کی گرہ کھول دینا۔ ((لفظہ (۱) هکذا فغسل بین یدیہ وکفن بین یدیہ ثم قال لمولاہ انطلق بہ الی حضرتہ فاذا وضعتہ فی لحدہ فقل بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ ﷺ ثم اطلق عقد راسہ وعقد رجلیہ)) اور علمائے حنفیہ وشافعیہ نے لکھا ہے کہ مٹی دیتے وقت آیت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ الخ پڑھنا مستحب ہے علامہ شوکانی نیل الاوطار صفحہ ۳۲۳ جلد ۳ میں لکھتے ہیں۔ ((قولہ (۲) من قبل راسہ فیہ دلیل علی ان المشروع ان یحثی علی المیت من جهة راسہ ویستحب ان یقول عند ذلک مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ذکرہ اصحاب الشافعی انتہی)) اور اسی طرح سبل السلام میں بھی لکھا ہے۔ اور اس بارے میں ایک ضعیف حدیث آئی ہے مرقاة شرح مشکوٰة میں ہے۔ ((وروی احمد باسناد ضعیف انہ یقول مع الاولی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ ومع الثانیة وفیها نعیدکم ومع الثالثة ومنها نخرجکم تارة اخریٰ)) ''یعنی رسول اللہ ﷺ پہلی بار مٹی ڈالنے کے وقت مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ پڑھتے اور ایک حدیث ضعیف میں میت کو قبر میں رکھنے کے وقت بھی اس آیت کا پڑھنا

آیا ہے۔ ''نیل الاوطار صفحہ ۳۲۱ جلد میں ہے۔ ((وعن ابی امامۃ عند الحاکم والبیہقی بلفظ لما وضعت ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ واٰلہ وسلم فی القبر قال رسول اللہ ﷺ مِنۡهَا خَلَقۡنَاكُمۡ وَفِيهَا نُعِيدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً أُخۡرَىٰ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ الحدیث وسندہ ضعیف انتہی)) واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد عبدالرحمٰن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد نمبر ۱ ص ۴۱۶)

(۱) اس کو غسل اور کفن دیا پھر اپنے غلام کو کہا اس کو قبر میں لے جا کر دفن کر دو جب اسے لحد میں رکھو تو کہو اللہ کے نام اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر پھر اس کا پاؤں اور سر کا بند کھول دینا۔

(۲) اس میں یہ ہے کہ میت پر مٹی سر کی جانب سے ڈالنا مستحب ہے اور یہ بھی مستحب ہے کہ اس وقت یہ آیت پڑھے نہ اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ نکالیں گے اس کو امام شافعی کے اصحاب نے ذکر کیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 05 ص 59

محدث فتویٰ